

آمدِ روحانی
اور
میلادِ جسمانی

تصنیف لطیف

مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ واصحابه واہل بیته

عالمِ بالا میں

حضور سرورِ عالم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عالمِ دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ''من حیث النبی'' عالمِ بالا میں تشریف فرما رہے۔ ان عوالمِ بطون پھر عوالمِ ظہورِ نبوت کے اُمور سرانجام دیتے رہے یہ بہت بڑی تفصیل اور ضخیم تصنیف کی مُتقاضی ہے۔ اسے فقیر نے اپنی تصنیف ''نور کی سیر'' میں جمع کیا ہے۔ یہاں اجمالی خاکہ حاضر ہے۔

کنزِ مخفی

حدیث قدسی میں ہے، کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف[1] یعنی ''میں مخفی خزانہ تھا ارادہ ہوا کہ پہچانا جاؤں''۔ بنا بریں (اس وجہ سے) حُسنِ حقیقی کا جلوۂ قدیم اپنی شانِ احدیت سے بزمِ شہود کی طرف منعکس ہوا اور آئینہ محمدی بن گیا۔ انوارِ صمدیہ کی تابشوں سے آئینہ محمدی نورِ ازلی کا مظہرِ اَتم ہو گیا ہے۔

حقیقتِ محمدیہ میں نورِ خداوندی کے جلوے چمکے اور اُس کی ضَوباری (روشن) کرنوں سے کن فیکون کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لوح، قلم، عرش، کرسی، جنت، دوزخ، جن، بشر، ملائکہ، زمین، آسمان غرض بزمِ کونین کی ہر شئے اسی نورِ محمدی کی آئینہ دار ہے۔

حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ

ہمارے مذکورہ بالا اجمالی بیان کی تفصیل میں ہے جو مسند عبد الرزاق میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ یا جابر ، إن اللہ تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیك من نورہ[2] یعنی ''اے جابر سب سے اول جو چیز اللہ عزوجل نے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جس کو اُس نے اپنے نور سے پیدا کیا۔'' پھر اُس نور سے جملہ کائنات ظاہر ہوئی۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ''حبلِ متین'' میں ہے۔

فائدہ: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور پیدا فرمایا تو اُس صورت پر پیدا فرمایا جو صورت آپ کی عالمِ شہادت یا عالمِ دنیا میں تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نور محض (صرف نور) تھا۔ اور یہاں عالمِ امکان میں وہ نورِ بشریت سے جمع ہوا کہ اُس کے سبب سے آپ کی بشریت بھی نورِ مجسم تھی۔

نورانی بشریت

(1) یہی وجہ تھی کہ آپ کا سایہ نہیں تھا (2) آپ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھی (3) آپ کے جسم اور آپ کے پسینے سے خوشبو مہکتی تھی (4) آپ کے

---

[1] (تفسیر روح البیان، البقرۃ:37، 113/1، دار الفکر بیروت)
اس کے علاوہ یہ حدیث تفسیر الرازی، تفسیر النیسابوری، مرقاۃ الفاتیح، کشف الخفاء و دیگر مشہور تفسیر و تخریج کی کتب میں موجود ہے۔

[2] (الجزء المفقود فی مصنف عبد الرزاق کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، ص43، الحدیث:18)
(المواہب اللدنیۃ بحوالہ مصنف عبد الرزاق، المقصد الاول، تشریف اللہ تعالی لہ صلی اللہ علیہ وسلم، 36/1 ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

رخسار میں جو چیز ہوتی اُس کا عکس اور پَرتو (سایہ) دیکھا جاتا (5) جب آپ ہنستے تو دانتوں سے نور نکلتا دکھائی دیتا (6) آپ کئی کئی دن رات کو افطار کئے بغیر روزہ رکھتے تھے اور جسم پر اِضْمِحْلال و ضعف (کمزوری) کا اثر نہیں ہوتا تھا۔

نورانی نورِ خدا کی زمین کی طرف روانگی وسیرِ بشریت

وہی نور سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں وَدِیْعت (امانت) رکھا گیا جسے ملائکہ دیکھنے کے لئے ہر وقت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے گرد گھومتے تھے چنانچہ تفسیر بحر العلوم و نسفی میں ہے کہ جب وہ نور مبارک آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشانی میں وَدِیْعت (امانت) رکھا گیا ملاءِ اعلیٰ (ملائکہ) میں اُن کی تعظیم و توقیر ہونے لگی جس طرف گزر فرماتے پرے کے پرے ملائکہ اُن کے پیچھے برائے اکرام و احترام جاتے۔ ایک روز جنابِ باری عزوجل سے سبب اس کا دریافت کیا، خطاب آیا کہ آدم جو نور تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے اُس کی تعظیم و توقیر کا یہی سبب ہے۔ عرض کی الٰہی اسے میرے کسی عضو میں منتقل فرما کہ میں اسے دیکھوں اور اس کے دیدار فیض آثار سے اپنے قلب کو مسرور اور آنکھوں کو منور کروں چنانچہ باستدعائے آدم وہ نور اُن کی سَبَّابَہ (شہادت کی اُنگلی) دستِ راست میں منتقل فرمایا گیا۔ جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اُس کو دیکھا اُنگلی اُٹھا کر کلمۂ شہادت ادا کیا اور قرۃُ عینی بک یا محمد (ﷺ) کہہ کر صلوۃ و سلام عرض کیا اور اُس اُنگلی کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگایا اِسی وجہ سے ہم اذان میں نبی پاک ﷺ کا اِسمِ گرامی سنکر انگوٹھے چومتے ہیں جس کی تفصیل کتب کلامیہ میں ہے۔ پھر وہ نورِ پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا جیسا کہ صحاح کی روایت میں ہے۔

قصیدہ عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

اجمالی اشارہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدہ مبارکہ میں ہے جسے مواہب لدنیہ و دیگر سیر کی کتب میں نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي ... مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

یعنی اس سے پہلے آپ پاک تھے۔ جب کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام درختوں کے سایہ میں اور امانت گاہ میں لپٹ رہے تھے۔

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ ... أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

پھر آپ شہروں میں اُترے اور آپ بشر نہ تھے۔ اور آپ نہ گوشت تھے اور نہ آپ خون بستہ تھے۔

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ ... أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ

بلکہ آپ بشری اوصاف میں نہیں آئے تھے جبکہ کشتی میں سوار ہوئے اور نسر نامی بُت کو لگام دی گئی اور اُس کے پجاری غرق ہو گئے۔

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ ... إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

اور پشتِ پدر (باپ کی صلب) سے شکمِ مادر (ماں کی رحم) میں تشریف لاتے تھے۔ جبکہ ایک زمانہ گزر تا تو دوسرا شروع ہوتا۔

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الأَرْ ... ضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ

اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوئی اور آپ ﷺ کے نور کی ضیا سے یہ جہاں جگمگایا!

حَتَّى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ ... خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

حتیٰ کہ آپ کی خاندانی شرافت سب کو حاوی ہو گئی۔ عمدہ نسبِ خندف اور ادنیٰ نسبِ نطق کو آپ سے شرف ملا۔

فَنَحْنُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ فِي الضِّيَاءِ ... وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

پھر ہم اس روشنی میں ہیں اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے راستے پر ہم بجلی کی طرح ترقی کر رہے ہیں۔

وَرَدْتُّ نَارَ الخَلِيلُ مُكْتَتِمًا ...فِيْ صُلْبِهٖ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ [3]

آپ آگ میں اُترے جب ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے امانت دار تھے تو پھر بہر حال یہ نور پشت بہ پشت حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔

عالمِ بالا میں مشاغلِ مصطفی ﷺ

چونکہ حضور سرورِ عالم ﷺ جملہ عالَمین کے نبی و رسول ہیں اس لئے آپ ﷺ ہر عالَم میں تبلیغِ توحید میں مصروف رہے۔ وہ عوالمِ بطون ہوں یا عوالمِ ظواہر۔ ہر ایک کی تفصیل کے لئے ضخیم مجلدات درکار ہیں با اجمالی چند جھلکیاں ہدیۂ ناظرین ہیں۔

عالمِ انسانیت کے وجود سے پہلے: سب کو معلوم ہے کہ انسان و بشر اور آدمی باوجود حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق سے وابستہ ہے یہاں تک کہ حضور ﷺ کی آدمیت و بشریت بھی۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقتِ محمدیہ اس سے قبل موجود تھی اور صفتِ نبوت سے موصوف۔

چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں "تحقیق میں اللہ کے نزدیک اس حال میں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام روح اور بدن کے درمیان تھے۔ [4]

(یعنی ان کا پتلا زمین پر بے جان موجود تھا اور اس میں روح داخل نہیں ہوئی تھی) ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے۔ [5] (یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام آب و گل کے درمیان تھے یعنی اُن کا پتلا بن رہا تھا ابھی مکمل طور پر تیار نہ ہوا تھا اور اس میں روح نہ پھونکی گئی تھی۔) میں اسوقت بھی نبی تھا۔ ملخصًا

فائدہ: اس حدیث سے حضور ﷺ کی روحانی ولادت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ تخلیقِ آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے قبل خاتم النبیین لکھے جا چکے تھے اور آپ کی نبوت فرشتوں اور روحوں میں ظاہر کر دی گئی تھی جیسا کہ وارد ہے کہ آپ کا اِسم مبارک عرش، آسمان، محلّات بہشت اور اسکے بالا خانوں، حور عین کے سینوں، جنت کے درختوں کے پتّوں، شجرِ طوبیٰ، فرشتوں کی آنکھوں اور بھنوؤں پر لکھا ہوا تھا، بعض عرفاء کا کہنا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی روح مبارک عالمِ ارواح میں روحوں کی اسی طرح تربیت کرتی تھی جس طرح دنیا میں تشریف لانے کے بعد جسم مبارک کے ساتھ اجسام کی مُربّی (تربیت کرنے والی) تھی ارواح کا ابدان سے پہلے پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہے۔ [6]

سب سے اوّل: احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ:

---

[3] (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ثم غزوة تبوك، 104/4 ، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

(دلائل النبوة للبيهقي ، جماع أبواب غزوة تبوك.. باب تلقي الناس رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم من غزوة تبوك الخ،268/5 ، دار الكتب العلمية)

(الشفا بتعريف حقوق المصطفى، (الباب الثالث) فيما ورد من صحيح الأخبار ومشهورها الخ.. (الفصل الأول) فيما ورد من ذكر مكانته عند ربه عز وجل والاصطفاء الخ،168/1 ، دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع)

اس کے علاوہ یہ قصیدہ زاد المعاد ، السيرة النبوية لابن كثير ، الخصائص الكبرى، سبل الهدى ودیگر سیرت کی کتب میں بھی موجود ہے۔

[4] (شرح الشفا، الباب الثالث [فيما ورد من صحيح الأخبار ومشهورها بتعظيم قدره عند ربه عز وجل]، الفصل الأول [فيما ورد من ذكر مكانته عند ربه عز وجل]،367/1، دار الكتب العلمية بيروت)

[5] (مصابيح السنة للبغوى، أسماء النبي صلى الله عليه وسلم في الكتب،38/4، الحديث:4480،دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت لبنان)

(شرح الشفا، الباب الثالث [فيما ورد من صحيح الأخبار ومشهورها بتعظيم قدره عند ربه عز وجل]، الفصل الأول [فيما ورد من ذكر مكانته عند ربه عز وجل]، 367/1، دار الكتب العلمية بيروت)

[6] (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، في ذكر اسمائه الشريفة المنبئة علي كمال صفاته المنيفة، 239/4 ، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

(1) آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے تخلیق کیا گیا۔ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام سے آپ ﷺ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل (علیہ الصلوۃ والسلام) ! آپ نے اپنی تخلیق کے بعد کیا دیکھا؟ اُنھوں نے کہا کہ میں نے ہر ستر ہزار سال بعد ستر ہزار مرتبہ ایک نور دیکھا۔ ارشاد ہوا یہ میرا ہی نور تھا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز سے بنایا؟ فرمایا "مجھ سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں کی گئی تھی" لہٰذا کسی چیز سے میری پیدائش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، سب سے پہلے اللہ نے اپنے نور سے میرا نور پیدا فرمایا اور پھر میرے نور سے ساری کائنات کو بنایا۔ عرض کیا گیا جب اللہ نے آپ کو اپنے نور سے بنایا تو اتنا نور اللہ کے نور سے کم ہو گیا جس میں کمی و بیشی ہو وہ اللہ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا "یہ سورج جو اللہ کی مخلوق ہے یہ جب سے بنا ہے اپنے نور سے دنیا کو منور کر رہا ہے روزِ اول سے نکل رہا ہے کیا اس طرح اِس کے نور میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ عرض کیا گیا نہیں۔ فرمایا جب اللہ کی ایک نورانی مخلوق کا یہ مقام ہے تو اللہ کے نور میں کمی بیشی کیسے ہو سکتی ہے۔[7] (مفہوم از حدیث جابر رضی اللہ عنہ)

عالم میثاق میں ایک نورانی جلسہ کی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (81) فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o (پارہ 3، آلِ عمران، 82-81)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اُس پر میرا بھاری ذمّہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (کنز الایمان)

فائدہ: اس آیت پر امام سبکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستقل ایک تصنیف لکھی ہے اسکی تلخیص حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبریٰ میں فرمائی اور نہایت جامع طریقہ سے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے "تجلی الیقین" میں بیان فرمایا ہے۔ فقیر نے ان بزرگوں کے فیض سے مفصّل طور پر "آیۃ میثاق النبیین" میں عرض کیا ہے۔ آیت کا خلاصہ ملاحظہ ہو:

خلاصہ: اس آیت میں حضرات انبیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام سے جس میثاق کا ذکر ہے یہ عہد خاتم المرسلین ﷺ کے لئے عالمِ ارواح ہی میں لیا گیا تھا۔ اس میثاق سے بھی حضور ﷺ کی روحانی ولادت کا پتہ چلتا ہے کہ سب سے اوّل آپ کا روحانی وجود ہی معرضِ وجود میں آیا اور پھر تمام انبیاء کے روحانی وجود سے یہ عہد لیا گیا کہ دنیا میں جانے کے بعد تم میں سے اگر کسی کے زمانے میں پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئیں اُن پر ایمان لانا اور اُن کے مُمِدّ و معاون (مددگار) بننا۔ سارے نبیوں اور رسولوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا کرنے کا عہد کیا اسی طرح حضور ﷺ پر ایمان لا کر جملہ انبیاء و رسل علیہم السلام آپ ﷺ کے اُمتی بن گئے۔ ہر نبی اور ہر رسول نے دنیا میں آنے کے بعد یہی عہد اپنی اپنی اُمت سے لیا اور اُسے تاکید کی کہ اگر وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پائے تو آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعید بھی سنائی کہ جو اس معاہدہ سے پھر جائے گا تو وہ فاسق یعنی نافرمان اور گنہگار ہو گا۔

---

[7] حوالہ مذکورہ

مضمون کی نزاکت: اس نورانی مجلس کا بیان بے مثال خالق کائنات کا جسے کسی طریقہ سے مثال نہیں دی جاسکتی اور ظاہر ہے کہ میرِ مجلس (مجلس کے سردار) حضور سرور عالم ﷺ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے گویا اس نورانی مجلس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے بارے میں انبیاء علیہم السلام سے عہد و معاہدہ کے بعد اُنہیں نبوت و دیگر مراتب و کمالات سے نوازا۔

اسکے مزید لطائف و نکات فقیر کی تصنیف "تفسیر آیۃ میثاق النبیین" میں موجود ہے۔

عالم انسانیت میں نزول اجلال (بزرگی)

ہم حضور سرور عالم ﷺ کو عالمِ بشریت میں بشر مانتے ہیں لیکن نہ اپنے جیسا بلکہ ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی حقیقتِ اصلیہ تو نور ہے یہ نور جس بشری وجود میں آیا اِس نے اُسے بھی نورانی بنا دیا جس کی لطافت کا یہ عالَم ہے کہ آپ جسم وروح سمیت آسمانوں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے یہ سیر معراج کے نام سے مشہور ہے۔مادی جسم سے اس قسم کی پرواز نا ممکن ہے۔ بہر حال آپ ﷺ عالَمِ بشریت میں تشریف لائے آپکی آمد کا ذکرِ خیر ملاحظہ ہو۔

حضرت عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی پشت میں: مروی ہے کہ جب وہ نورِ محمدی ﷺ پیشانیٔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں چمکا تمام عرب میں اُن کے حسن و جمال کا شہرہ بلند ہوا۔ جوق در جوق یہود آتے اور دیکھ کر کہتے کہ یہ نور عبد اللہ کا نہیں ہے۔ بلکہ محمد ابنِ عبد اللہ خاتم الانبیاء کا نور ہے جو اِن کی پشت سے پیدا ہوں گے۔ اب تو تمام یہود کے سینہ میں آتشِ حسد شعلہ زن ہوئی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی فکر کرنا شروع کی۔ ایک دن حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکار میں جانے کی خبر پاکر نوے شخص تلواریں زہر آلودہ ہاتھوں میں لے کر باارادۂ قتلِ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور ایک جگہ اُنہیں اکیلا پاکر گھیر لیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کا خود حافظ و نگہبان تھا وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس اور اُسے اپنے نور کو کامل کرنا منظور تھا وَاللّٰہ مُتِمَّ نُورِہٖ وَلَو کرِہَ الکافرون لہٰذا فوراً سوارانِ غیبی بھیج کر دَم زَدَن (لحہ بھر) میں اُن ناہنجاروں کو قتل کرایا اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے نور کو ضائع ہونے سے بچایا۔ الغرض جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنِ بلوغ کو پہنچے تو بڑی زنانِ عرب صاحبِ ثروت و جاہِ رشکِ مہرو ماہ اُن کا حسنِ دلربا و جمال جہاں آراء دیکھ کر عاشق و متوالی ہوئیں اور نکاح کی خواہش ظاہر کرنے لگیں یہاں تک کہ بہت سی اُن پر فریفتہ ہو کر بسرِ راہ مثل زلیخا بیٹھ جاتیں اور اُن کے نور و فور السرور کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور قلب کو مسرور کرتیں۔ اور برمز و کنایہ اپنی خواہش دلی ظاہر کرتیں انھیں اپنی جانب بلاتیں مگر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتائیدِ غیبی و برکتِ نورِ محمدی اُنکی جانب ذرا بھی میل نہ فرماتے نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھتے جن کی بابت روایاتِ کثیرہ کتبِ سیر میں مسطور ہیں منجملہ اُن کے روایت ہے کہ ایک عورت کاہنہ فاطمہ بنت مرہ نہایت حسین و جمیل و نیک سیرت کتبِ سماویہ کی عالمہ تھیں جب اُسے حسن و جمالِ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظر پڑا اور اُنکی پیشانی میں نورِ آفتابِ فلک رسالت تاباں و درخشاں دیکھا بہ اشتیاق تمام حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلا کر استدعاءِ مُواصلَت (شادی کی پیشکش) کی اور سو اُونٹ دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اس طرح لیلیٰ عدویہ نامی عورت حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طالبۂ قربت ہوئی آپ نے انکار کیا جب آپکا نکاح حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا سے ہوا اور وہ نورِ کرامت ظہور ان سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کے شکم اطہر میں جاگزیں ہوا۔ [8]

قحط دور: مواہبِ لدنیہ و دیگر کتبِ سیر میں ہے کہ قبل حمل میں آنے اُس نورِ پاک صاحب لولاک کے دَہر (دُنیا) میں، قحط عظیم پڑا تھا زمین پر سبزہ کا نام نہ رہا تھا تمام درخت سوکھ گئے تھے حیوان و انسان میں جان کے لالے پڑ گئے تھے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو بطنِ مادر میں خلق فرمایا

---

8) (تاریخ الخمیس في أحوال أنفس النفیس، ذکر قصة الخثعمیة الکاهنة، 184/1 ، دار صادر بیروت)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، آیات حمله صلي الله علیه وسلم، 60/1 ، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اور انکی برکت سے پانی برسایا قحط دفع فرمایا زمین سر سبز و شاداب ہوئی، سبزہ اُگا، غلہ پیدا ہوا، شجار پھولے پھلے، میووں سے لدے مردہ تنوں میں جان آئی، مشرق و مغرب کے تمام چرند و پرند اور قریش کے جملہ چوپاؤں نے خوشی منائی اور آپس میں ایک نے دوسرے کو اس رحمتِ عالم آفتابِ عرب و عجم کے شکمِ مادر میں جلوہ فرما ہونے کی خوشخبری سنائی۔ داروغہ بہشت و مالکِ دوزخ کو فرمانِ الٰہی پہنچا کہ دریچہ بہشت کشادہ اور ابوابِ دوزخ بند کرے اور آسمان و زمین میں ندا دے کہ آج وہ نورِ مخزون اور گوہرِ مکنون شکمِ مادر میں رونق افروز ہوا کوئی عورت اس سال لڑکی نہ جنے ہر ایک نے اِس نور پاک کے صدقے میں لڑکے جنے۔[9]

بطنِ آمنہ میں: مروی ہے کہ جب زمانۂ تَوَلُّد حضور پر نور شافع یوم النشور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قریب آیا اور بشاراتِ غیبیہ پے درپے ہونے لگیں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہ تقاضائے بشریت خائف ہو کر قریش کی عورتوں سے حال ظاہر کیا ان ناقصات العقل نے آسیب و خلل تجویز کیا اور ایک طوق آہنی موافق اعتقاد جاہلی اُنھیں بنوا کر پہنایا۔ رات کو خواب میں نظر آیا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں اے آمنہ! تمہارے شکم میں سید الانبیاء سند الاصفیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء تشریف فرما ہیں اور تم نے طوقِ آہنی گلے میں ڈالا ہے اور اس طوق کی طرف اُنگلی سے اشارہ فرمایا جس سے وہ طوق کٹ کر گر گیا۔

آپ نے عرض کیا میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہوں۔ الغرض جب نو ماہ کامل مدت حمل کے پورے ہوئے اور وقتِ ظہور نور موفور السرور قریب آیا عرش سے فرش تک بساطِ فرحت و سرور بچھایا گیا عرش و کرسی کو لباسِ نور پہنایا گیا ملائکہ آسمان و حور و غلمان کو آراستہ پیراستہ ہونے کا حکم سنایا گیا درہائے جنان و آسمان مفتوح ہوئے ابوابِ دوزخ بند کئے گئے، ستارے مائل بزمین ہوئے گویا فلک اخضر نے اس شہنشاہ ذی جاہ پر اطباق زر و جواہر نچھاور کئے، چوپائے قریش کے خوشی خوشی بولنے لگے، مشرق و مغرب کے چرند و پرند خوشیاں منانے ترانۂ فرحت انبساط گانے اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے، تختِ سلاطین و شیاطین اوندھے اور بت روئے زمیں کے سرنگوں ہوئے، بادشاہان روئے زمین ایک دن کامل لب نہ ہلا سکے چپکے عالمِ سکوت میں رہے۔ ابلیس پُر تلبیس کو ایک فرشتہ چالیس شبانہ روز دریاؤں میں غوطہ دیتا رہا جس کے صدمہ سے وہ رُوسِیاہ ہوا، ایوانِ کسری کانپ کر پھٹ گیا اور اُس کے چودہ کُنگُروں (دندانہ نما محراب جو دیوار کے اوپر بنا دیتے ہیں، فصیل یا دیوار کے اوپر محرابی شکل کی ایک آرائشی تعمیر، وہ طما قچے جو، خوبصورتی کے واسطے شہر کی فصیل یا قلعے کی دیوار وغیرہ کی منڈیر میں بنائے جاتے ہیں؛ (کنایۃً) کسی چیز کی بلندی کا سرا، بلند ترین مقام جیسے کنگرہ عرش وغیرہ۔) کا نقصان ہوا اور دریائے ساوہ خشک ہوا، آگ فارس کی جو ہزار سال سے روشن تھی بجھ گئی، نہرِ ساوہ جو ایک مدّت سے خشک تھی جاری ہوئی۔ کعبہ معظمہ خوشی میں آکر جھوما اور مقامِ ابراہیم میں سجدہ کیا اور بزبانِ فصیح یہ کہا۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر رب محمد المصطفی الآن قد طھرني ربي من انجاس الاصنام وارجاس المشركين**[10]۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے پروردگار محمد مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اب بے شک پاک کیا مجھ کو میرے رب نے بتوں کی ناپاکی اور مشرکین کی پلیدی سے۔ تین عَلَم ایک مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بامِ کعبہ (کعبہ کی چھت) پر نصب کیا گیا، تمام عالم نور و سرور سے بھر گیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی ہر شے نور سے معمور ہوئی، درد و مصیبت ان سے دور ہوئی۔ ملائکہ آسمان و حوران جنان حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حفاظت کے واسطے آئیں اور حضرت مریم و آسیہ رضی اللہ عنہن بھی اُن کے ہمراہ تشریف لائیں۔[11]

---

9) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، آيات حمله صلي الله عليه وسلم، 60/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

10) (الكلام الاوضح فی تفسير سورة الم نشرح لنقي علي خان، ص96، تحقيقات امام احمد رضا، 1986)

11) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، آيات ولادته صلي الله عليه وسلم، 65/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

ولادتِ مبارک کی برکات

مواہبِ لدنیہ میں حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو آپکے ہمراہ ایسا نور پیدا ہوا کہ مشرق سے مغرب تک روشن و منور ہو گیا اور میں نے اُسکی روشنی میں بصرہ و شام کے مکانات دیکھے۔[12] جب آپ پیدا ہوئے پہلے بار گاہِ الٰہی میں سجدہ فرمایا اور اُنگشتِ شہادت آسمان کی طرف اُٹھا کر فرمایا لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُو لَ اللّٰہ پھر ہم گنہگارانِ اُمت کی یاد آئی اور اُن کے واسطے اس طرح مغفرت فرمائی یَا رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، اے رب میری گنہگار اُمت مجھے دے ڈال۔

اے عزیزو! ایسے رحیم و شفیق نبی پر ہزار جان و دل سے قربان و نثار ہونا چاہئے کہ بعد ولادت و ادائے کلمۂ شہادت و اظہار شانِ رسالت تمہاری ہی یاد آئی اور تمہارے لئے ہی دعا فرمائی۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور اس طرح جواب عطا فرما کر حضور ﷺ کی دلجوئی فرمائی کہ وَھَبْتُکَ اُمَّتَکَ بِاَعلیٰ ھِمَّتِکَ ہم نے تمہاری اُمتِ اعلیٰ ہمت و بلند حوصلہ کے باعث تمہیں دے ڈالی۔ پھر فرشتوں سے خطاب ہوا۔ اَشْھَدُ وْ لِیا مَلٰئِکَتِی اَنَّ حَبِیْبِیْ لَایَنْسیٰ اُمَّتَہُ عِنْدَ اَلِوَلا دَتِ فَکَیْفَ یَنْسَا ھَا یَوْمِ الْقِیٰمِۃِ۔ اے میرے فرشتوں! گواہ ہو جاؤ میرے محبوب (ﷺ) جب ولادت کے وقت اُمت کو یاد فرما رہے ہیں تو قیامت میں انھیں کب بھول سکتے ہیں۔

اُویسی فقیر کی عرض: اُویسی قادری رضوی فقیر غفرلہ اپنے آقا کریم رؤف الرحیم ﷺ سے عرض کرتا ہے کہ ہر انسان اپنی بشریت کو ذہن میں رکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت پر غور کرے مثلاً آپ ﷺ کا جسد مبارک کیسا طیّب و طاہر تھا۔ خود فرمایا: لم أزل أنقل من أصلاب الطاهرين إلى أرحام الطاهرات [13]۔ میں پاک صلبوں سے ہوتا ہوا پاک رحموں میں آیا ہوں۔ معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نورِ محمدی ﷺ اصلاب وارحام سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا جو ہر دور میں پیشانیوں میں چمکتا رہا اور جب دنیا میں حضور ﷺ کی جسمانی ولادت ہوئی تو اِس نور کا پیرہن ہی جسمِ اطہر بنا جس نے آپ کے طیّب و طاہر وجود کو سراپا نور بنا دیا۔ یہی وہ نور تھا کہ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ظہور میں آیا تھا۔

حدیث شریف: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں: ''وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرًا اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشّام ''[14] اور تحقیق میری ولادت کے وقت میری والدہ کے لئے ایک نور ظاہر ہوا کہ جس سے شام کے محلّات روشن ہو گئے "یعنی اُنہوں نے اپنی جگہ (مکہ) ہی سے شام کے محلّات کو ملاحظہ فرمایا۔

حضور ﷺ کی جسمانی ولادت کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپ اسی طرح پیدا ہوئے ہیں جس طرح ہر انسان پیدا ہوتا ہے درست نہیں بلکہ سوءِ ادبی ہے۔

قولِ مُجددِالف ثانی رضی اللّٰہ عنہ: حضرت مجدد الف ثانی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں:

" باید دانست که خلق محمدی دررنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکه بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت کدارد که او صلی الله علیه وسلم باوجود نشا عنصری از نورحق جل و علا مخلوق گشته است کما قال علیه وعلی آله الصلوة والسلام: خُلِقْتُ مِنْ نُورِاللّٰہ۔"

---

12) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية. آيات ولادته صلي الله عليه وسلم. 68/1 . دار الكتب العلمية. بيروت)

13) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية. ذكر وفاة أمه وما يتعلق بأبويه صلى الله عليه وسلم. 327/1 . دار الكتب العلمية. الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

14) (مسند الإمام أحمد . مسند الشاميين . حديث العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم. 127/4. 16700. دار إحياء التراث العربي. سنة النشر: 1414هـ/1993م)

یہ الفاظ تفسیر کی مشہور کتب میں موجود ہیں۔ روح البیان کا حوالہ حاضر ہے۔

(روح البيان. البقرة: 2. 234/1. دار الفكر بيروت)

ترجمہ: "جاننا چاہیئے کہ محمد ﷺ کی پیدائش تمام انسانی افراد کی پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ کسی مخلوق کے تمام عالم افراد سے کسی فرد کی پیدائش میں مناسبت نہیں رکھتے اس لئے کہ آپ ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے اللہ جل و عُلیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں۔"

استاد الفقہا حضرت علامہ خیر الدین رملی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ "جس شخص نے حضور ﷺ کی فضیلت بیان کرنے کے دوران یہ کہا کہ حضور ﷺ مخرج بول سے نکلے ہیں تو اُسے قتل کیا جائے گا اور اُس کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی۔ اور اگر آپ ﷺ کا ذکر صلحا کے ذکر میں کیا یا ارادہ کیا کہ آپ بشر ہیں پھر ایسی بات کہی تو اُسے قتل تو نہیں کیا جائیگا مگر سخت مار پیٹ کی جائے گی اور اگر کسی کے جواب کے بغیر محض اپنے کلام میں کہا تو وہ قتل کیا جائیگا اور اُسکی توبہ کو قبول نہیں کیا جائیگا اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "گستاخی کس چیز کا نام ہے؟" یہ رسالہ مطبوعہ ہے۔

احادیثِ مبارکہ:

(1) حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں میری مانند کوئی نہیں۔

(2) فرمایا تم میں کون میری مانند ہے! میں رات کو اپنے رب کا مہمان ہوتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ [15]

(3) فرمایا تم میں کوئی میری طرح نہیں، اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کھلانے پلانے والا مقرر کیا جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

(4) فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ میری ملاقات کا ایک ایسا وقت مقرر ہے کہ اس میں کسی نبی یا رسول یا مقرب فرشتے کی رسائی نہیں۔ [16]

(5) فرمایا کہ میں جسم کی ساخت میں بھی تم جیسا نہیں ہوں۔

فضلاتِ طیب وطاھر و دیگر خصوصیات

احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے بول و براز کا نشان زمین پر نظر نہیں آتا تھا، زمین اُسے جذب کر لیتی تھی۔ آپ ﷺ کے لعاب دہن سے کھارا پانی میٹھا ہو جاتا تھا۔ بیماریاں دور ہو جاتی تھیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان وضو کے وقت آپ ﷺ کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ آپ ﷺ کے کنکھار اور لعاب کو ہاتھوں پر لے لیتے تھے اور جسم پر مل لیتے تھے جن سے مشک و عنبر جیسی خوشبو آتی تھی۔ آپ ﷺ جس طرح اپنے سامنے دیکھتے تھے اُسی طرح اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ جیسے قریب سے دیکھتے اسی طرح دور سے بھی دیکھتے تھے۔ تاریکی اور روشنی میں آپ ﷺ یکساں دیکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی انگشت مبارک کے اشارے سے سورج پلٹا، چاند دو ٹکڑے ہوا، انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے بہے۔

ولادتِ مبارکہ کی خصوصیات

آپ ﷺ کی جسمانی پیدائش کے بارے میں اربابِ سیر نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ ناف بریدہ، ختنہ شدہ، سُرمگیں (سُرمہ لگی سیاہ) آنکھوں کے ساتھ پیدا ہوئے۔ [17]

---

[15] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، باقي مسند المكثرين، مسند أنس بن مالك رضي الله عنه، 358/20، الحديث: 13070، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)
(المصنف لإبن أبي شيبة، كتاب الصيام، باب ما قالوا في الوصال في الصيام، 331/2، الحديث: 9591، مكتبة الرشد–الرياض، الطبعة: الأولى، 1409)

[16] (كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس، 173/2، الحديث: 2159، مكتبة القدسي، لصاحبها حسام الدين القدسي–القاهرة، عام النشر: 1351 هـ)

[17] (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، من عجائب ولادته صلي الله عليه وسلم، 232/1، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

اَطبا(طبیبوں) کی تحقیق یہ ہے کہ جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اپنی غذا ناف کے ذریعہ حاصل کرتا ہے۔ماں جو کچھ کھاتی ہے اُس کا کچھ حصہ ناف کے راستے بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے۔اور اس غذا سے اُس کی نشو نما ہوتی ہے پیدا ہونے کے بعد یہ ناف کاٹ دی جاتی ہے۔ پھر بچہ منہ کے ذریعہ سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کیلئے ایسا نہیں اطباء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حمل کے دوران عورت کی ماہواری ختم ہو جاتی ہے اور یہ خون بھی بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ایسا تصور توبہ توبہ۔

ناف بریدہ

حضور ﷺ جب ناف بریدہ پیدا ہوئے تو اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شکم میں آپ ﷺ کی پرورش اور بچوں کی طرح نہیں ہوئی اور کوئی ایسی غذا ماں کے ذریعہ سے آپ ﷺ کو نہیں ملی جو بطنِ مادر میں بچوں کو ملا کرتی ہے۔ یہاں بھی آپ کے جسم کی نشو نما ایسی روحانی غذا سے ہوئی جس میں کوئی بچہ آپ ﷺ کا شریک نہیں۔

لہٰذا یہ کہنا درست ہو گا کہ آپ ﷺ کی جسمانی ولادت بھی ایک معجزہ کی حیثیت رکھتی ہے جس کی مثال ناممکن ہی نہیں بلکہ مُحال (ناممکن) ہے کیونکہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہنا ہے کہ میں اُن تمام کیفیات سے دوچار نہیں ہوئی جن کا عام طور پر تمام عورتوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے اور نہ آپ کی جسمانی ولادت کے وقت میں نے کوئی آلائش دیکھی جیسے کہ بچوں کی ولادت کے وقت دیکھنے میں آتی ہے۔ مزید تفصیل و تحقیق فقیر کے رسائل ”فضلاتِ طیب وطاہر“ اور ”خوشبوئے رسول“ وغیرہ وغیرہ میں مطالعہ کیجئے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان